

اہل کلیسا کی اسلام اور انسانیت دشمنی

انگلش چرچ آف یوگنڈا کی علاقائی کمیٹی کی جنرل اسمبلی نے ملک میں رائج اجتماعی، اقتصادی اور سیاسی کشیدگی پر اظہار افسوس کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ملک میں بعض جرم اہل کلیسا کے ہاتھوں سرزد ہوئے ہیں۔ اس مجلس نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ہم بڑے افسوس اور شرمندگی کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ بہت سے قتل، چوری اور اجتماعی جرم ہمارے چرچ کے افراد سے سرزد ہوئے۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ ہم اپنے مقاصد کو سفراء (مبلغ) کی حیثیت سے پورے نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہمارے قدم برائی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

عیسائی عقیدہ کے مطابق تمام گناہوں کا کفارہ یسوع مسیح نے اپنی جان دے کر دے دیا ہے اس کو اساس بنا کر رہنمایان عیسائیت قتل و غارت گری، شرافت سے گرے ہوئے اعمال، معاشرہ کے لئے تباہی اور بربادی، مذہبی کے لئے موت کا پیغام دینے والے اعمال اور انسانیت کے خلاف ایسے گھناؤنے جرم کرتے ہیں جن سے انسانیت کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے اور یہ سوچنا پڑتا ہے کہ کیا اس عقیدہ کے انسانوں سے دنیا کے انسانیت کو کچھ بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

مذکورہ جرائم کے ترکیب وہ لوگ ہوئے ہیں جنہیں ذرائع ابلاغ کے ذریعہ انسانیت، نوازی، انسانیت کے بھی خواہ انسانوں کے نجات دہندہ اور ہر ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے والے اور ظلم کا ہاتھ روکنے والے انقلاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ وہ اپنی ندامت و افسوس کا اظہار کر کے دنیا کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ کہ دنیا انہیں انسانیت، نوازی ہی تسلیم کرے انہیں درندوں اور بھیریلوں کی صف میں نہ شامل کرے۔

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ یوگنڈا پر تنزانیہ کی فوجوں نے ۱۹۷۹ء میں قبضہ کر لیا تھا۔ اور وہاں کے سربراہ یحییٰ امین اور مسلم عوام کو ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ اسلامی تنظیموں نے اپنے مراکز بند کر دیے۔ اور مسلم مبلغین دوسرے ملکوں میں منتقل ہو گئے۔ اور جو بچ گئے وہ آئے دن تنزانیہ اور یوگنڈا کی فوجوں کے ظلم و غارت گری کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں مسلمان مہاجرین سوڈان میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔

کی مدد سے عیسائیوں کو سرکاری عہدوں پر فائز کرے اور مسلمانوں کے خلاف خون آشام دور کا آغاز کرے اور اپنے مقصد کو ظلم و غارتگری سے حاصل کرے۔

رنجبار کو یچھے ان کا پڑوسی ملک ٹانگانیکا ۱۹۶۱ء میں آزاد ہوا۔ اور رنجبار کو ۱۹۶۳ء میں آزادی ملی مگر آزادی کے ایک ہفتہ کے اندر ٹانگانیکا کا متعصب اور اسلام دشمن صدر جو لیس نیریے نے اپنی فوج بھیج کر رنجبار پر قبضہ کر لیا ستر ہزار مسلمانوں کو شہید کر ڈالا اور بچے کھچے مسلمانوں کو تعلیمی طور پر پسماندہ کر دیا گیا۔ اس کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے کہ تنزانیہ میں پرائمری سکولوں میں مسلمانوں کا اوسط ۸۰ فیصد کے قریب ہے لیکن سیکنڈری سکولوں میں تعلیم کا اوسط ۲۰، ۱۵ فیصد رہ جاتا ہے۔ اور یونیورسٹی کی تعلیم میں صرف ۵ فیصد ہے۔ تعلیم کا نظام عیسائی مشنریوں کے ہاتھ میں ہے اور اکثر داخلہ اس شرط پر دیا جاتا ہے کہ وہ اپنا مذہب تبدیل کر کے عیسائی مذہب میں داخل ہو جائیں انہیں معاشی اعتبار سے بھی دانستہ طور پر پسپا رکھا جاتا ہے۔

مصر کو یچھے وہاں بابا شنودہ جو عیسائیوں کے سربراہ ہیں انہی کے اشارے پر صدر سادات کے دور میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان فرقہ وارانہ فسادات ہوئے تھے اور مسلم جماعتوں پر قید و بند کی مصیبت ٹوٹ پڑی۔ مگر بابا شنودہ آزاد رہے کیونکہ ان کی پشت پر منہدم دنیا کے متمدن لوگ تھے۔ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاسکتی تھی وہ آئے دن مسلمانوں کے خلاف سازش کرتے رہے۔ سوڈان کے عیسائی، ملک میں نفاذ شریعت کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں اور سرکاری نصاب میں عیسائیت کے موضوع پر جو کتابیں داخل تھیں اور جدید اصلاحات کے نتیجے میں خارج کر دی گئی تھیں کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔

یوگنڈا کو یچھے اس کے ساتھ عیسائیوں نے اور خاص طور سے کلیسا نے کیا سلوک کیا یوگنڈا پر برطانیہ نے غلبہ حاصل کرنے کے بعد مسلمانوں کے بارے میں جو پالیسی بنائی تھی وہ خود اس کے اپنے سرکاری الفاظ میں یہ تھی: ”مسلمان ہمارے مخالف اور ناقابل اعتماد ہیں۔ مسلمانوں کو بتدریج سرکاری ملازمتوں سے علیحدہ کیا گیا عیسائیوں کو بڑھایا گیا عیسائی مشنریوں کو بڑی بڑی جاگیریں دی گئیں مسلمانوں کو ایسے عطیات سے محروم رکھا گیا برطانوی حکومت کی جانب سے جن قبائلی سرداروں کو تسلیم کیا گیا ان میں صرف دو مسلمان تھے باقی تمام عیسائی۔ عیسائی اقلیت میں تھے تاہم تعلیم کا محکمہ بھی عیسائیوں کے ہاتھوں میں دیدیا گیا انہوں نے مسلمانوں کو اس طرح پیچھے رکھا کہ ۱۹۶۲ء میں جب یوگنڈا کو آزادی ملی تو صرف ایک مسلمان گریجویٹ تھا مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ اصحاب کلیسا کے ہاتھ میں براہ راست یا بالواسطہ طاقت و قوت اور زمام کار کا آنا انسانیت کشی کے مرادف ہے وہ انفرادی جرم کر سکتے ہیں ہر شر کی نمائندگی و قیاد کر سکتے ہیں انسانیت کشی کر سکتے ہیں ان سارے مظالم و سفاکیوں کے باوجود وہ انسانیت نواز اور انسانیت کے غمخوار رہیں گے انسانیت کے ہمدرد رہیں گے۔ ان کی تہذیب قابل تقلید و نمونہ ہے انکا اعتراف جرم ہی قابل ستائش رہیگا مگر قابل تادیب نہیں۔ عیسائی دنیا وہ دنیا ہے جہاں مجرم ہر دین پر یکتا ہے۔ یہاں تاں جھوٹ اور فتنہ حقیقت بن جاتی ہے اور مجرم کو پشت پناہی حاصل ہو جاتی ہے جو تمام بین الاقوامی قوانین مذہب کی تعلیمات کے

نزلہ، زکام کا حملہ کھانسی کا زور سردیاں کیا آئیں مصیبت آگئی

موسم سرما صحت و تن درستی کو بہتر بنانے کا موسم ہے۔ مگر کاہر فرد اگر سردیوں کے آغاز ہی سے مناسب احتیاط برتے اور شعالین کی ایک دو ٹیمیاں روزانہ باقاعدگی کے ساتھ استعمال کرے تو نزلہ، زکام اور کھانسی سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔
شعالین کے چار قرص تیز گرم پانی میں گھول لیجیے،
جو شانہ تیار ہے جو نزلہ، زکام اور کھانسی کے لیے بدرجہا مفید ہے۔
ایسی ایک ٹھوڑا کھج و شہب پیجیے۔

شعالین
نزلہ، زکام اور کھانسی
کی مفید دوا

نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا

نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا

نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا

نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا

نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا

نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا

نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا

نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا

نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا

نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا

نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا

نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا

Adarts SUA-4/84